السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(جنازہ کو دفنانے کے بعد اجتماعی دعا کا کیا حکم ہے ؟ (السائل ثناء اللہ محمد سموں منگیریہ ضلع بدین سندھ) (۱۱ ستمبر ۱۹۹۲ء

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دفن کے بعد میت کے لیے دعاء مغفرت کرنا اسوۂ رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عمل سے ثابت ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِن دَفنِ المَیِّتِ وَقَفَ عَلَیہِ فَقَالَ استَغفِرُوا لِاَخِیکُم ثُمَّ سَلُوا لَہُ بِالتَّثبِیتِ فَاِنَّہُ الآنَ یُسأَلُ ' (سنن ابی داود، باب الاستغفار عند القبر للمیّت فی وقت الانصراف، رقم : ۳۲۲۱، وقال العزیزی اسنادہ ' حسن)

''یعنی نبی ﷺ دفنِ میت سے فارغ ہو کر قبر پر کھڑے ہوتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے دعا بخشش کرو۔ پھر اس کے لیے اللہ کے حضور ثابت قدمی کی درخواست کرو وہ اس وقت سوال کیا جاتا ہے۔''

حدیث ہذا محتمل ہے کہ دعائے استغفار انفرادی ہو یا اجتماعی ہاتھ اٹھا کر ہو یا بلا ہاتھ اٹھانے کے۔ البتہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ انفرادی طریقہ کو اپنایا جائے اور ہاتھ اٹھانا بھی ضروری نہیں۔ اس کے بغیر بھی ہو سکتی ہے اگرچہ ہاتھ اٹھانا جائز ہے۔ کما سبق

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:174

محدث فتویٰ